حکیم مومن خاں مومنؔ

(1852 –1800)

حکیم مومن خاں نام، مومنؔ تخلص تھا۔ دلّی میں پیدا ہوئے۔ اُن کا خاندانی پیشہ طبابت تھا لیکن انھیں طِب کے علاوہ دوسرے بہت سے علوم اور فنون مثلاً منطق، ہیئت، نُجوم اور ریاضی میں بھی مہارت حاصل تھی۔ مومنؔ اپنے زمانے کے نہایت ذی علم اور ذہین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اُنھیں فارسی زبان پر بھی قدرت حاصل تھی۔ اُن کا فارسی کلام اعلیٰ درجے کا ہے۔ مومنؔ نے نسبتاً کم عمر میں اپنے مکان کے کوٹھے سے گر کر انتقال کیا۔

مومنؔ کی شاعری پُر اثر مگر محدود انداز کی ہے۔ ان کے اکثر اشعار مشکل ہوتے ہیں کیونکہ وہ اشاروں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ عاشق اور معشوق کے درمیان جو مختلف طرح کی باتیں ہوتی ہیں، ان کے عاشقانہ بیان کو ''معاملہ بندی'' کہتے ہیں۔ معاملہ بندی مومنؔ کا خاص میدان ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور آسانی سے سمجھ میں نہ آنے والے طرز کے باوجود، انھوں نے معاملہ بندی کو بڑی خوبی سے نبھایا ہے۔ مومنؔ کے کلام میں ''مکرِ شاعرانہ'' کی اچھّی مثالیں ملتی ہیں۔ انھوں نے تخلص کے استعمال سے اپنے مقطعوں میں بھی خاص معنویت پیدا کی ہے۔

غزل

غیروں پہ کُھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزۂ غمّاز دیکھنا

اُڑتے ہی رنگِ رُخ مرا نظروں سے تھا نہاں
اس مُرغ پَر شکستہ کی پرواز دیکھنا

دُشنامِ یار طبعِ حزیں پر گراں نہیں
اے ہم نفس نزاکتِ آواز دیکھنا

دیکھ اپنا حالِ زار منجّم ہوا رقیب
تھا سازگار، طالعِ ناساز دیکھنا

کُشتہ ہوں اس کی چشمِ فسوں گر کا اے مسیح
کرنا سمجھ کے دعوئے اعجاز دیکھنا

ترکِ صنم بھی کم نہیں سوزِ جحیم سے
مومنؔ غمِ مآل کا آغاز دیکھنا

مومن خاں مومنؔ

سوالوں کے جواب لکھیے

1. شاعر کو کس راز کے کُھل جانے کا خوف ہے؟
2. رنگِ رُخ اُڑنے کا اشارہ کس طرف ہے اور شاعر پَر شکستہ کس کو کہہ رہا ہے؟
3. 'طبعِ حزیں پر دُشنامِ یار' گراں کیوں نہیں ہے؟
4. غزل کے کس شعر میں تلمیح کا استعمال ہوا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟